پومپئی آئی میں وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نے کوہ آتش فشاں ویسوویس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ''فرقہ وارانہ جوش آتش فشاں کے جلتے ہوئے لاوے کی طرح ہوتا ہے جو اپنی راہ میں آنے والی ہر شئے کو فنا کر دیتا ہے جس میں ہمارا انتہائی قیمتی اثاثہ ثقافت بھی شامل ہے۔''

(3) Freedom of speech birth right of all men:

آزادی تقریر اور آزادی اجتماع اِنسان کے پیدائشی حقوق ہیں۔

(4) Islam for democracy and expression of truth:

اِسلام کسی ایسے اقتدار کو جائز تسلیم نہیں کرتا جو شخصی ہو .... وہ آزادی اور جمہوریت کا مُکمل نظام ہے جو نوعِ اِنسانی کو اس کی چھینی ہوئی آزادی واپس دلانے کے لئے آیا تھا۔

..... پیغمبرِ اسلام نے فرمایا: "سب سے بہتر موت اس آدمی کی موت ہے جو کسی ظالم حکومت کے سامنے حق کا اِظہار کرے اور اس کی پاداش میں قتل کیا جائے .... مسلمانوں کو مِٹ جانا چاہیئے یا آزاد رہنا چاہیئے۔ تیسری راہ اِسلام میں کوئی نہیں .... اِسلام نے مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد ہی اِس بات پر رکھی ہے کہ وہ دُنیا میں سچائی اور حقیقت کے گواہ ہیں۔"

(5) Courts are chambers of injustice:

"تاریخ عالم کی سب سے بڑی نا انصافیاں میدان جنگ کے بعد عدالت کے ایوانوں میں ہی ہوئی ہیں۔"

(6) Conscious of his historical role:

"مورخ ہمارے اِنتظار میں ہے اور مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے۔"

دنیا کا ماتم ہے، اور چراغ کے بجھنے کا رونا چراغ پر رونا نہیں ہے بلکہ گھر کی تاریکی پر رونا ہے۔" ———— (حقیقۃ الحج)

(۴) خدارا بتلاؤ! میں تمہارے ساتھ کیا کروں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آج جن باتوں کے لئے تم رو رہے ہو یہ وہی باتیں ہیں جو ایک زمانے میں میری زبان سے فریاد کا اضطراب اور طلب کی چیخ بن کر نکلتی تھیں، مگر تمہارے سینے کے اندر پتھر کا ایک ٹکڑہ ہے اس سے ٹکرا ٹکرا کر واپس آجاتی تھیں، اور تم یک قلم انکار و اغراض میں غرق تھے۔" (مسئلہ خلافت اور جزیرۂ عرب)

"آج اگر ایک فرشتہ آسمان کی بدلیوں میں سے اتر آئے اور دہلی کے قطب مینار پر کھڑا ہو کر یہ اعلان کر دے کہ سوراج چوبیس گھنٹے کے اندر مل سکتا ہے بشرطیکہ ہندوستان ہندو مسلم اتحاد سے دست بردار ہو جائے۔ تو میں سوراج سے دست بردار ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اگر سوراج ملنے میں تاخیر ہوئی تو یہ ہندوستان کا نقصان ہوگا، لیکن اگر ہمارا اتحاد جاتا رہا تو عالم انسانیت کا نقصان ہوگا"۔ —— ابوالکلام آزاد

(3) *Rejects the concept of majority and minority*

- "دراصل اس بارے میں اوّل دن سے مرا اور ابنائے عصر کا اختلاف فرع میں نہیں ہے۔ اصل میں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے سیاسی مستقبل کا جو مقدمہ بنانا چاہئے اس کی بنیاد عزم و یقین پر ہونی چاہئے یا خوف و تشکیک پر۔ میں کہتا ہوں عزم و یقین پر۔ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں شک اور خوف پر۔ سارا اختلاف اسی اصل کا ہے"۔ —— خط بنام سردار محمد اکرم خاں ۳۰ جون

- "کیا ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت ایک ایسی اقلیت کی ہے جو اپنے مستقبل کو شک اور خوف کی نظر سے دیکھ سکتی ہے اور تمام اندیشے اپنے اندر لا سکتی ہے جو قدرتی طور پر ایک اقلیت کے دماغ کو مضطرب کر دیتے ہیں؟ —— اس بنیادی غلطی نے بے شمار غلط فہمیوں کی پیدائش کا دروازہ کھول دیا۔ غلط دیواریں چنی جانے لگیں ... آپ دیکھیں گے کہ آپ

کے سامنے ایک عظیم گروہ اپنی اتنی بڑی اور پھیلی ہوئی تعداد کے ساتھ سر اٹھائے کھڑا ہے، اس کی نسبت اقلیت کی کمزوریوں کا گمان بھی کرنا اپنی نگاہ کو صاف دھوکا دینا ہے۔" — خطبہ صدارت، رام گڑھ کانگریس اجلاس ۱۹۴۰ء

- "الہلال نے مسلمانوں کو تعداد کی جگہ ایمان پر اعتماد کرنے کی تلقین کی اور بے خوف ہو کر ہندوؤں کے ساتھ مل جانے کی دعوت دی" — "قول فیصل"

- "میں نے اپنے ہم مذہبوں کو اس طرف بلایا کہ وہ علیحدگی کی پالیسی پر قائم رہ کر اپنی ہستی کو ملک کی آزادی کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے ہندو بھائیوں پر اعتماد کریں، کانگریس میں شریک ہوں ... بالآخر وہ وقت بہت جلد آگیا جب مسلمانوں نے اس حقیقت کی سچائی کا اعتراف کیا۔ میں جب ۱۹۱۶ء میں رانچی میں نظر بند تھا تو سن رہا تھا کہ جوق در جوق مسلمان کانگریس میں شریک ہو رہے ہیں" — خطبہ صدارت کانگریس، دہلی ۱۹۲۳ء

(4) Advocates the Concept of One nation

- "ہندوستان کے مسلمانوں کا شرعی فرض ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں سے کامل اکائی کے ساتھ پیمان محبت باندھ لیں اور ان کے ساتھ مل کر ایک نیشن ہو جائیں" — الہلال

Deplored non-acceptance of his advice

"تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں پکارا، تم نے میری زبان کاٹ لی۔ میں نے قلم اٹھایا، تم نے میرے ہاتھ قلم کر دیئے، میں نے چلنا چاہا تم نے میرے پاؤں کاٹ دیئے، میں نے کروٹ لینی چاہی اور تم

نے میری کمر توڑ دی۔ حتیٰ کہ پچھلے سات برس کی تلخ نوا سیاست ..
آج داغِ جدائی دے گئی ہے" ____ تقریر جامع مسجد ۱۹۴۸ء

(5) Persuaded them to stay

"میں کہتا ہوں جو اُجلے نقش و نگار تمہیں اس ہندوستان میں
ماضی کی یادگار کے طور پر نظر آرہے ہیں، وہ تمہارا ہی قافلہ لایا تھا، انہیں
بھلاؤ نہیں۔ انہیں چھوڑو نہیں۔ ان کے وارث بن کر رہو" ____
تقریر ۱۹۴۸ء

(6) *No certificate to loyalty from others, but sincere searching of hearts*

"میرے پاس مسلمانوں کے خطوط آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ
اگرچہ ہم حکومت ہند کے وفادار ہیں اور بار بار اپنے تعاون کا یقین دلاتے
ہیں پھر بھی ہم پر شک کیا جاتا ہے۔ میرا جواب صرف ایک ہے، تم
ایک منٹ کے لئے اس سوچ میں مت پڑو کہ دوسرا تمہارے
متعلق کیا خیال رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے دلوں کو ٹٹولو۔ اگر دل میں کوئی
کھوٹ نہیں ہے تو تمہیں کسی کے کہنے کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اپنے
معاملہ کو صاف رکھو۔ بار بار صفائی پیش کر کے اپنی وفاداری کی قیمت
نہ گھٹاؤ ____ تقریر اردو پارک اگست ۱۹۴۸ء

(7) Problems after 1947:

"سردار پٹیل کا نظریہ یا رائے یہ تھی کہ چونکہ مسلمانوں کے لئے
مسلمانوں کے نام پر ایک الگ ملک قائم ہو گیا ہے لہٰذا اب ہمیں
مسلمانوں کے مسائل پر اس طرح متوجہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مولانا
اس رائے سے اختلاف رکھتے تھے اور پنڈت جی بھی مولانا کی رائے
سے اتفاق رکھتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ تقسیم

کے لئے صرف مسلمان ہی ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اکثریت کے لوگ بھی برابر کے ذمہ دار ہیں۔ اور یہ کہ مسلمانوں کا اس ملک پر اتنا ہی حق ہے جتنا ہندوؤں کا ہے اس کے علاوہ مولانا صاحب اور سردار پٹیل کے درمیان بہت بڑا اختلاف اس مسئلے پر بھی تھا کہ جو یہاں سے جائیداد چھوڑ کر پاکستان جانے والوں کی جائیداد سے متعلق تھا یعنی وہ مسلمان جو محض ڈر اور خوف کی وجہ سے ہندوستان چھوڑ کر چلے گئے تھے ان کی جائیداد کے متعلق... مولانا نے یہ بات کیبنٹ سطح پر اٹھائی.... چنانچہ مولانا نے اس ایکٹ میں تبدیلی کرائی اور ...انہوں نے تین کیس (بطور test case) اپنے ہاتھ میں لئے اور... بالآخر مولانا کو کامیابی ملی"۔ ــــــــ صلاح الدین

روایت مرزا مسعود بیگ۔

Role of al-Hilal in Indian political awakening

فروغ حق کو نہ ہوگا زوال دنیا میں
ہمیشہ بدر بنے گا ہلال دنیا میں
(اکبر الہ آبادی (الہلال

"*Al-Hilal* created a revolutionary stir among the masses" (*India Wins Freedom*)

1. The *al-Hilal* played a very conspicuous role in creating political consciousness in the Indian Muslims. It made them change their posture of political aloofness and inculcated in them a restless spirit of political struggle. In this respect it marks a departure from the policy of Sir Syed who had advised his community to eschew politics and concentrate on Western education. The *Al-Hilal* used the medium of religion to achieve its political objective. "It was not only a new language in thought and approach, even its texture was different," observes Pandit Jawaharlal Nehruin his *The Discovery of India*.

2. In January 1922, the Maulana told in a statement before the court about the role of *al-Hilal*.

"ہندوؤں میں آج مہاتما گاندھی مذہبی زندگی کی جو روح پیدا کررہے ہیں، الہلال اس کام سے ۱۹۱۲ء میں فارغ ہوچکا تھا۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کی نئی طاقت اور سرگرمی اسی وقت شروع ہوئی جب دونوں میں مغربی تہذیب کی جگہ مذہبی تعلیم کی تحریکوں نے پوری طرح فروغ پالیا۔ (ابوالکلام آزاد)

3. Maulana Azad speaks with respect and admiration about Syed Jamaluddin Afghani and Shaikh Abduh in *Lisan-us-Sidq*. In *al-Hilal*, he seems deeply inspired by Afghani, Abduh and Rashid Riza. About the visit of Rashid Riza, he wrote in *al-Hilal* (July 1912)

"لیکن شاید سید محمد رشید رضا پہلا سیاح تھا جو عروج و اقبال کی بہار لوٹنے کے لئے نہیں بلکہ ادبار و منزل کی خزاں پر ماتم کرنے کے لئے آیا تھا۔۔ وادیٔ نیل کا یہ سیاح آیا تھا کہ اس برباد شدہ قافلے کی مٹی ہوئی نشانیوں پر دو چار آنسو بہائے اور اُن سے پوچھے کہ

ع۔ تو نے وہ گنج ہائے گرانمایہ کیا کئے" (الہلال)

4. The zest and zeal which lay behind this journalistic activity has been thus described by Maulana —

"میں نے الہلال مرحوم کے صفحوں کو کبھی چشم خونیں کے آنسوؤں سے رنگا ہے اور کبھی اس کے سواد و حروف کے اندر اپنے دل و جگر کے ٹکڑے بچھا دیے ہیں۔ ۱۹۱۱ء سے لے کر آج تک یہ مقصد میرے دل کی تمناؤں اور آرزوؤں کا مطلوب اور میری روح کی عشق و شیفتگی کا محبوب رہا ہے۔ خدا کی کوئی صبح مجھ پر ایسی طلوع نہیں ہوئی جب اس مقصد کی طلب سے میرا دل خالی ہوا ہو اور کوئی شام مجھ پر ایسی نہیں گزری جب میں نے اس کی تمنا میں اپنے بستر غم و اندوہ پر بے قراری کی کروٹیں نہ بدلی ہوں۔"

(خطبہ صدارت جمعیۃ العلماء لاہور)

5. The main ideal and objective of al-Hilal was :

"میں نے بارہ برس پہلے "الہلال" کے ذریعے مسلمانوں کو یاد دلایا تھا کہ آزادی کی راہ میں قربانی و جان فروشی ان کا قدیم اسلامی ورثہ ہے ان کا اسلامی فرض یہ ہے کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں کو اس راہ میں اپنے پیچھے چھوڑ دیں۔ میری صدائیں بیکار نہ گئیں مسلمانوں نے اب آخری فیصلہ کر لیا ہے کہ اپنے ہندو، سکھ، عیسائی پارسی بھائیوں کے ساتھ مل کر اپنے ملک کو غلامی سے نجات دلائیں گے۔"

ابوالکلام آزاد (بیان ۱۹۲۳)

His dynamic concept of the Unity of the Indian Nation and Communal Harmony

Maulana Azad believed in the unity of the Indian Nation . It had its roots in his social, political and religious perceptions. Never for a moment throughout his life did he budge an inch from his faith in the unity of the Indian nation. He did not subscribe to the view that there was any majority or minority in India. All were Indian citizens in his eyes and he disdained creating artificial barriers between them. In a world resounding with different shibboleths and slogans, he stood firm like a rock and advised the Muslims to rise above all narrow and parochial concepts of communal safeguards and protections. He declared at the Ramgarh Session:

> "I am proud of being an Indian. I am a part of the indivisible unity that is Indian nationality....I am an essential element which has gone to build India. I can never surrender this claim.......It was India's historic destiny that many human races and cultures and religions should flow to her, finding a home in her hospitable soil, and that many a caravan should find a rest here. Even before the dawn of history, these caravans trekked into India and wave after wave of new comers followed. This vast and fertile land gave welcome to all and took them to her bosom...One of the last of these caravans, following the footsteps of its predecessors was that of the followers of Islam. This came here and settled for good. This led to a meeting of the culture — currents of two different races. Like the Ganga and Jamuna, they flowed for a while through separate courses, but nature's immutable law brought them together and joined them in a *Sangam*. This fusion was a notable event in history.....This thousand years of our joint life has moulded us into a common nationality.....The cast has now been moulded and destiny has set her seal upon it. Whether we like it or not, we have become an Indian nation, united and indivisible." (*Presidential Address*)

2. Principles guiding Maulana Azad's political struggle;

Maulana Azad very clearly spelled out in 1922 the principles which guided his political struggle against the British. It was based on four principles:

1. Complete Hindu-Muslim unity
2. Peace
3. Discipline
4. Determination to offer any sacrifice needed for achieving the ideal. He expected complete and unwavering confidence in Gandhiji's leadership.

"ہماری تمام فتح مندیوں کی بنیاد چار سچائیوں پر ہے، اور میں اس وقت بھی ملک کے ہر باشندے کو ان ہی کی دعوت دیتا ہوں :-

(۱) ہندو مسلمانوں کا کامل اتفاق

(۲) امن

(۳) نظم

(۴) قربانی اور اس کی اقامت

.... میں مسلمانوں سے خاص طور پر دو باتیں اور بھی کہوں گا۔ ایک یہ کہ اپنے ہندو بھائیوں کے ساتھ پوری طرح متفق رہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک بھائی یا کسی ایک جماعت سے کوئی بات نادانی کی ہو بھی جائے تو اسے بخش دیں اور اپنی جانب سے کوئی بات ایسی نہ کریں جس سے اس مبارک اتفاق کو صدمہ پہنچے۔ دوسری بات یہ کہ مہاتما گاندھی جی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اور جب تک وہ کوئی ایسی بات نہ چاہیں (اور وہ کبھی نہ چاہیں گے) جو اسلام کے خلاف ہو، اس وقت تک پوری سچائی اور مضبوطی کے ساتھ اُن کے مشوروں پر کاربند رہیں" (قول فیصل)

3. On May 31, 1948 Maulana Azad announced that a section of Social Education has been opened in the Ministry of Education. He said:

"Social education may therefore be defined as a course of study towards the production of a consciousness of citizenship among the people and the promotion of social solidarity among them." (Speeches)

4. *Rejects the concepts of Majority and Minority.*

"ہندو مسلم کا سوال بھی ایک بازی گر کا کھیل ہے اور بدبختی سے ناچنے والے ناچ رہے ہیں... ہندو مجارٹی کی عفریت کا خوف بھی اب خدا کے لئے دل سے نکال دیجیے۔ یہ سب سے بڑا شیطانی وسوسہ تھا جو مسلمانوں کے قلب میں القا کیا گیا۔ طاقت محض تعداد پر نہیں بلکہ اور باتوں پر موقوف ہے۔ اصل شے قوموں کی معنوی قوت ہے" (تحریک آزادی اور مسلمان)

5. *Opposed to Provincialism*

"ایک اور اہم بات ہے جس کی طرف مجھے اشارہ کر دینا چاہیئے۔ اگر ہم ہندوستان میں ایک متحدہ قومیت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے ساتھ مختلف صوبوں اور حصوں کی یگانگت کا مسئلہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ روز بروز ایک نئی تفریق پراونشیلزم (Provincialism) کی بڑھتی جا رہی ہے۔ "ماتی انڈیا" کی جگہ "ماتی بنگال" کی صدائیں ہمیشہ سنتا رہتا ہوں۔... آپ یقین کیجیے کہ یہ چیز آگے چل کر انڈین نیشنلٹی کے لئے مضر ہوگی" (ذکر آزاد)

6. *Firm like a rock in his convictions*

"اگر آسمان کی تمام بجلیاں اُتر آئیں، ہمالیہ کی چٹانیں اپنی صفیں کھڑی کر لیں، تو وہ ایک منٹ کے لئے ایمان کو شکست نہیں دے سکتیں۔" (الہلال)

7. *No communal political organization*

"آپ صاف دو ٹوک فیصلہ کریں کہ آئندہ کوئی مسلم مجلس، کوئی مسلم نظام سیاسی میدان میں فرقہ وارانہ بنیادوں پر نہیں کریں گے اور کسی مجلس کے مقصد پر فرقہ واریت کی پرچھائیں بھی نہ پڑنی چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ مختلف جماعتوں کی اپنے مذہبی حقوق کے لئے، اپنے مذہبی مفاد کے لئے، اپنے تمدنی مقاصد کے لئے ضرورت ہے۔ اگر وہ چاہیں ایسی انجمنیں رکھیں۔ اس میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہے، یہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ کوئی ایسی جماعت ہو جو

مسلمانوں کے مذہبی، تمدنی اور تعلیمی مفاد کی نگہداشت کرے۔ یہ ضروری خانہ ہے اس کو بھرنا ہے۔ اسے خالی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ لیکن آج آپ کو فیصلہ کرنا یہ ہے کہ جن مجالس کا پولیٹکل یا سیاسی مقصد ہے ان میں فرقہ پرستی کی کوئی بنیاد یعنی یہ کہ یہ مسلمان ہے، یہ ہندو ہے، یہ سکھ ہے نہ ہونا چاہیئے" (خطبہ صدارت لکھنؤ دسمبر ۱۹۴۷ء)

8. See realities of life:

"ہم میں اگر ایسے ہندو دماغ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ایک ہزار برس پہلے کی ہندو زندگی واپس لائیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں، اور وہ کبھی پورا ہونے والا نہیں۔ اسی طرح اگر ایسے مسلمان موجود ہیں جو چاہتے ہیں کہ اپنی اس گزری ہوئی تہذیب و معاشرت کو پھر تازہ کریں جو وہ ایک ہزار برس پہلے ایران اور وسط ایشیا سے لائے تھے، تو میں اُن سے بھی یہی کہوں گا کہ اس خواب سے جس قدر جلد بیدار ہو جائیں بہتر ہے۔ کیونکہ یہ ایک غیر قدرتی تخیل ہے اور حقیقت کی زمین میں ایسے خیالات اُگ نہیں سکتے۔ میں ان لوگوں میں ہوں جن کا اعتقاد ہے کہ تجدید کی مذہب میں ضرورت ہے، مگر منافرت، ترقی سے انکار کرنا ہے" (ابوالکلام آزاد)

(1) *Exhorts Muslims to give up attitude of political aloofness*

- "ہندوؤں کے لئے ملک کی آزادی کے لئے جدوجہد کرنا داخل حب الوطنی ہے لیکن مسلمانوں کے لئے ایک فرض دینی ہے اور داخل جہاد فی سبیل اللہ" ——— الہلال

- "اگر تم کہو کہ تاریخ ہند میں ہمارے لئے بھی ایک شرف و عظمت کا باب ہوگا تو تم خاموش رہو، اور مجھ سے کہو کہ میں اسے پڑھ دوں۔ بے شک ایک باب ہوگا، مگر جانتے ہو اس میں کیا ہوگا؟ اس میں لکھا ہوگا کہ ہندوستان ملکی ترقی اور ملکی آزادی کی راہ میں بڑھا، ہندوؤں نے اس کے لئے اپنے سروں کو ہتھیلی پر رکھا مگر مسلمان غاروں میں چھپ گئے۔ انہوں نے پکارا، مگر انہوں نے اپنے منہ اور زبان پر قفل چڑھا دیئے" الہلال

- "الہلال نے تین سال کے اندر مسلمانان ہند کی مذہبی و سیاسی حالت میں ایک بالکل نئی حرکت پیدا کر دی۔ پہلے وہ ہندو بھائیوں کی پولیٹیکل سرگرمیوں سے نہ صرف الگ تھے بلکہ ان کی مخالفت کے لئے بیوروکریسی کے ہاتھ میں ایک ہتھیار کی طرح کام دیتے تھے،" ——— ابوالکلام آزاد